DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan, 75950
دار الافتاء

حوالہ نمبر:5108/39	فتویٰ نمبر: 61317/57	سائل: محمد عمر(درجہ سادسہ)	مجیب: محمد بن عبدالرحیم
مفتی: محمد صاحب	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	مفتی:
کتاب: طلاق کے احکام	باب: طلاق دینے اور واقع کرنے کا بیان		تاریخ:13-11-2017

ڈراموں میں میاں بیوی کا ایک دوسرے کو طلاق دینا

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی پروگرام یا ڈرامہ میں میاں بیوی ایک دوسرے کو طلاق دے دیتے ہیں تو اس طرح صرف ڈرامے میں دکھانے کے لئے طلاق دینے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

اسی طرح اگر اجنبی مرد و عورت صرف ڈرامے میں دکھانے کے لئے نکاح کرلیں تو نکاح منعقد ہوگا یا نہیں؟

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر شوہر کی نیت واقعۃً طلاق دینے کی نہ ہو تو اس طرح ڈراموں میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ اس میں اصل مقصد طلاق دینا نہیں ہوتا، بلکہ جو ڈرامہ ان کو پیش کرنا ہوتا ہے، میاں بیوی اس کی حکایت کو نقل کرتے ہیں اور طلاق کی حکایت سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

یہی حکم نکاح کا بھی ہے، اگر اجنبی مرد و عورت (جن کے پہلے سے نکاح نہ ہوئے ہوں) کی نیت واقعۃً نکاح کی تھی، اور گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول ہوا ہو پھر تو نکاح ہو جائے گا، ورنہ ڈراموں میں اس طرح نکاح کی مجالس کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

"حاشية رد المحتار "275/3:

مطلب في قول البحر: إن الصريح يحتاج في وقوعه ديانة إلى النية قوله: (أو لم ينو شيئا) لما مر أن الصريح لا يحتاج إلى النية، ولكن لا بد في وقوعه قضاء وديانة من قصد إضافة لفظ الطلاق إليها عالما بمعناه ولم يصرفه إلى ما يحتمله، كما أفاده في الفتح، وحققه في النهر، احترازا عما لو كرر مسائل الطلاق بحضرتها، أو كتب ناقلا من كتاب امرأتي طالق مع التلفظ، أو حكى يمين غيره فإنه لا يقع أصلا مالم يقصد زوجته۔

"الفقه الإسلامي وأدلته "346/9:

يشترط بالاتفاق القصد في الطلاق (1): وهو إرادة التلفظ به، ولو لم ينوه، أي إرادة لفظ الطلاق لمعناه، بأن لا يقصد بلفظ الطلاق غير المعنى الذي وضع له، ولا يشترط في هذا الركن إلا تحقيق المراد

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

به، فلا يقع طلاق فقيه يكرره، ولا طلاق حاك عن نفسه أو غيره؛ لأنه لم يقصد معناه، بل قصد التعليم والحكاية۔

(1) فتح القدير: 3/39، الدر المختار: 2/584، الشرح الصغير مع حاشية الصاوي: 2/543 ومابعدها، 567، القوانين الفقهية: ص 230، مغني المحتاج: 3/287 ومابعدها، كشاف القناع: 5/263، 277-278، المغني: 7/135.

"فتح القدير "14/8:

ولا بد من القصد بالخطاب بلفظ الطلاق عالما بمعناه أو بالنسبة إلى الغائبة كما يفيده، فروع: هو أنه لو كرر مسائل الطلاق بحضرة زوجته ويقول: أنت طالق ولا ينوي طلاقا لا تطلق، وفي متعلم يكتب ناقلا من كتاب رجل قال: ثم وقف وكتب امرأتي طالق وكلما كتب قرن الكتابة بالتلفظ بقصد الحكاية لا يقع عليه۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم

محمد بن عبدالرحیم

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

22/صفر 1439ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

۲۳/۲/۱۴۳۹ھ

۲۳/صفر/۱۴۳۹ھ

دارالافتاء
جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

آن لائن
ALMUFTI ONLINE